بدھ | 26۔فروری 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر43 | بدھ 18شوال۔1417ھ 26تبلیغ 1376ہش 26فروری 1997ء

شرارتیں قبولیت دعا میں سدّ راہ ہو جاتی ہیں

قبول دعا کے لئے چند شرائط ہوتی ہیں ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے خوف اور خشیت کو مد نظر رکھے اور اس کے غنا ذاتی سے ہر وقت ڈرتا رہے اور خدا پرستی اپنا شعار بنالے۔ تقویٰ اور راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کھولا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو تدبر اور فکر کے لئے (کلام الٰہی) میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔ کتاب مکنون اور (کلام الٰہی) میں فکر کرو اور پار ساطبع ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی۔ (-) اس وقت سمجھ میں آجائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تاکہ طرح طرح کے علوم و فنون جو دین کو مدد دیتے ہیں۔ ظاہر ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ41)

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی وفات، تدفین، حالات زندگی

ربوہ: 24۔ فروری 1997ء۔ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر سابق مربی سلسلہ غانا سابق ناظم دار القضاء سابق وکیل التعلیم تحریک جدید اور حال نائب صدر مجلس تحریک جدید کا جسد خاکی دن کے گیارہ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کردیا گیا۔ آپ مورخہ 23۔ فروری کو دن کے دس بجے کے قریب ربوہ میں وفات پاگئے تھے۔ آپ کی عمر 87 سال تھی۔

دس بجے صبح احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں اہل ربوہ اور دور و نزدیک سے آئے ہوئے بعض احباب کی ایک بڑی تعداد نے جمع ہو کر جنازہ پڑھا۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ جنازہ میں دفاتر کے احباب کے علاوہ سکولوں کے احمدی طلباء نے بھی شمولیت کی۔ جس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ میں لے جایا گیا جہاں قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔

حالات زندگی

حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر 15۔ اگست 1909ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم مہر غلام حسن صاحب نے آپ کی پیدائش سے قبل ہی آپ کو دین کی راہ میں وقف کرنے کی نیت کررکھی تھی۔ چنانچہ آپ کو ابتدائی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل کیا گیا۔ 1930ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ سے مولوی فاضل پاس کیا اس وقت آپ حالت سفر میں تھے کہ ظہر کے سجدہ میں آپ کو آواز آئی "نذیر احمد پاس" اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا یہ تعلق زندگی بھر قائم رہا۔ 1933ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ کے ایک وفد کے ساتھ جنوبی ہندوستان کے اضلاع کا دورہ کیا۔ اس دورہ کی خصوصیت یہ تھی کہ وفد کے ارکان دن کے وقت فٹ بال' والی بال اور ہاکی وغیرہ کھیلتے تھے اور رات کو تقریریں کرتے تھے۔ 1935ء میں حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی (مربی انچارج گولڈ کوسٹ (حال غانا) نے الفضل میں اعلان کروایا کہ ایک مولوی فاضل کی ضرورت ہے جو مقامی مربیان تیار کرسکے۔ آپ نے بلا شرط خود کو پیش کیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے منظوری عطا فرمادی آپ 2۔ فروری 1936ء کو قادیان سے روانہ ہوئے۔ قاہرہ' حیفا' کبابیر اور بیت المقدس سے ہوتے ہوئے حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی کے ہمراہ 23۔ اپریل 1936ء کو گولڈ کوسٹ جو آج کل غانا کہلاتا ہے' پہنچے۔ اور لوکل مربیان کی تیاری کا کام شروع کردیا۔ گزر اوقات کے لئے اپنے والد کے ذریعے کچھ تجارتی سامان منگوایا جسے یہاں بیچ کر گزر اوقات کرتے رہے اس معمولی تجارت میں اتنی برکت پڑی کہ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی کا تبادلہ جب 1937ء میں سیرالیون ہو گیا تو ان کے کرایہ جہاز کے 60 پونڈ

باقی صفحہ 7 پر

چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ مکرم محب الرحمان درد صاحب ابن مکرم حبیب الرحمان درد صاحب لاہور حال مقیم کینیڈا کی تقریب شادی مورخہ 20۔ فروری 1997ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ ان کے نکاح کا اعلان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مکرمہ خالدہ منورہ صاحبہ بنت مکرم خالد سعید صاحب آف کراچی کے ہمراہ مورخہ 22۔ جون 1996ء کو کینیڈا میں فرمایا تھا۔

عزیز محب الرحمان درد حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کے پوتے اور محترم خلیفہ نور الدین صاحب کے پڑنواسے ہیں۔ جبکہ عزیزہ خالدہ منورہ صاحبہ محترم مولانا محمد شریف صاحب سابق مربی بلاد عربیہ کی نواسی اور محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب سابق انچارج احمدیہ کلینک گیمبیا کی پوتی ہیں۔ تقریب شادی میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے اجتماعی دعا کروائی جبکہ اگلے روز مورخہ 21۔ فروری 1997ء کو مکرم حبیب الرحمان درد صاحب نے اپنی رہائش گاہ واقع ڈیفنس سوسائٹی لاہور چھاؤنی میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا جس میں خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور دیگر بہت سے احباب نے شرکت کی۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اجتماعی دعا کروائی۔ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سلسلہ کے دیرینہ خادم بیت المبارک دو ماہ کی علالت کے بعد بعمر 84 سال مورخہ 22۔ فروری 97ء کو 9 بجے شب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پاگئے۔ مورخہ 23۔ فروری بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے آپ کا جنازہ پڑھایا۔ اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی۔

موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جیسا اثر دعا میں ہے ویسا اور کسی شئے میں نہیں۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

26- تبلیغ 1376 ہش   26 - فروری 1997ء

سب ایک دوسرے کے مددگار ہوں

کچھ باتیں تو ہمیں آسانی سے سمجھ آجاتی ہیں کہ ہم سب ایک دوسرے سے مل کر ہی سر انجام دے سکتے ہیں۔ اکیلا انسان بہت سی باتیں پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا سکتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانا ہو اور اس کی طاقت سے وہ بوجھ زیادہ ہو تو اسے یقیناً دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ انہیں اپنی مدد کے لئے بلاتا بھی ہے۔ ایسی ہی اور باتیں ہیں جن کے متعلق ہم آسانی سے سمجھ لیتے ہیں کہ ہم اکیلے ایسا نہیں کر سکتے۔ لیکن جتنی باتیں سمجھ میں آنے والی ہیں یا ہمیں نظر آسکتی ہیں ان سے بہت زیادہ باتیں ایسی ہیں جو نظر تو نہیں آتیں لیکن کوئی انسان اکیلا ان پر قابو نہیں پا سکتا۔ وہ کام سرانجام نہیں دے سکتا بے شمار لوگ اپنی اپنی جگہ کام کرتے ہیں اور ان سب کا کام مل کر پھر دوسروں کے کام آتا ہے۔ دوسرا شخص یہ سمجھتا ہے کہ اس نے فلاں چیز بڑی آسانی سے حاصل کر لی ہے۔ لیکن درحقیقت اس نے جو آسانی سے حاصل کیا ہے اسے اس حد تک پہنچانے کے لئے بہت سے لوگ بڑی مشکلات میں سے گزرے ہیں۔ انہوں نے بڑی محنت کی ہے کہا جاسکتا ہے کہ خون پسینہ ایک کیا ہے۔ ہمیں یاد ہے کہ بچپن میں ایسی باتیں کتابوں میں پڑھا کرتے تھے کہ روٹی کی کہانی کیا ہے کتنی آسانی سے ہم آٹا لے کر روٹی بنا لیتے ہیں اور ہماری زندگی کے لئے کھانا کتنا ضروری ہے لیکن روٹی بنتی کس طرح ہے۔ یہ کسی ایک شخص کا کام نہیں ہے۔ اس کی ساری کہانی سنی جائے تو انسان حیران ہو جاتا ہے کہ ایک روٹی پکانے کے لئے کن کن لوگوں نے کس کس حد تک مشکلات برداشت کیں اور محنت سے کام کیا اور پھر جا کر روٹی کو اپنی شکل نصیب ہوئی۔ اور ہم نے اسے کھایا۔ پکانا بھی آسان اور کھانا بھی آسان۔ لیکن روٹی کا روٹی کی شکل تک پہنچنا آسان نہیں ہے یہاں اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں لیکن یہ ہم ضرور کہنا چاہئیں گے کہ ایسی کہانیاں اس لئے پڑھائی جاتی تھیں کہ ہم میں اس بات کا احساس پیدا ہو کہ انسان اکیلا رہ کر دنیا میں کچھ نہیں کر سکتا اسے معاشرے میں رہنے کی ضرورت ہے معاشرہ اس کی بہت خدمت کرتا ہے پس اسے بھی معاشرے کی خدمت کرنی چاہئے اگر ہم اپنے اردگرد دیکھیں تو جتنی چیزیں پھیلی ہوئی ہیں وہ کسی ایک شخص کا کارنامہ نہیں بے شمار لوگوں نے ہاتھ پاؤں مارے تنگ و دو کی مشکلات میں سے گزرے تب جا کر وہ چیز ہمارے سامنے آئی۔ اور ہم نے کتنی آسانی سے اس کو حاصل کر لیا۔

جہاں تک خدا تعالیٰ کی دین کا تعلق ہے کچھ چیزیں تو ہمیں بظاہر نظر آتی ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ ہی نے دی ہیں لیکن بے شمار ایسی چیزیں ہیں جن پر اگر غور نہ کیا جائے تو ان کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ نظر نہیں آتا۔ غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ لحہ لحہ اور قدم قدم اور ذرہ ذرہ اسی کا پیدا کردہ ہے اسی کا عطا کردہ ہے۔ اسی نے مہیا کیا ہے۔ یہ بات اگر سمجھ لی جائے تو کوئی لحہ ایسا نہیں گزر سکتا جس میں ہم خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہ کریں۔ ہر چیز کو حاصل کرتے ہوئے۔ ہر چیز کو استعمال کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اور جیسا کہ کہا جاتا ہے جو انسان کا شکر ادا نہیں کرتا خدا تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کر سکتا خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم انسانوں کا بھی شکریہ ادا کریں۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے بے شمار چیزیں ایسی ہیں جو ہمیں آسانی سے مل جاتی ہیں اور نہایت سہل طریق پر ہم ان کا استعمال کر لیتے ہیں۔ اور کبھی یہ سوچتے بھی نہیں کہ یہ چیزیں اس شکل تک پہنچنے کے لئے کن کن مراحل سے گزریں۔ اور کن کن لوگوں نے ان کے لئے تگ و دو کی اور انہیں موجودہ شکل تک پہنچایا۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم ان باتوں پر بھی غور کریں۔ اور ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کریں جو چیزوں کو ان کی آخری منزل تک پہنچاتے ہیں اور پھر وہ ہمارے ہاتھ لگتی ہیں۔ شکریہ ادا کرنے کا اگر دل میں خیال آئے اور ضرور آنا چاہئے تو ہم ان لوگوں کو تلاش تو نہیں کر سکتے لیکن ایک بات ضرور کر سکتے ہیں اور وہ بات یہ ہے کہ جس طرح اوروں نے ہمارے لئے کوشش کی اور چیزیں ہمارے لئے مہیا ہو گئیں اسی طرح ہم بھی جو کچھ اوروں کے لئے کر سکتے ہیں وہ کرنے سے گریز نہ کریں۔ بشاشت کے ساتھ وہ سب کچھ کریں جو ہم دوسروں کے لئے کر سکتے ہیں۔ انہیں مدد کی ضرورت ہو تو انہیں مدد فراہم کریں۔ انہیں مشورے کی ضرورت ہو تو انہیں مشورہ دیا جائے۔ وہ کسی طرح بھی ضرورت مند ہوں تو ہم کوشش کریں کہ حتی الامکان ان کی ضرورت پوری کریں۔ یہ بھی شکریے ہی کا ایک رنگ ہے۔ ورنہ ہم ان لوگوں کو کہاں کہاں تلاش کرتے پھریں۔ جنہوں نے گندم کا دانہ زمین میں ڈالا اور اس کے اگنے اور اس کے پروان چڑھنے کے لئے شب و روز محنت کی اور پھر جب گندم پیدا ہوئی تو اسے آٹے کی صورت میں لائے۔ آٹے کی صورت میں لا کر ہمیں مہیا کیا اور ہم نے اس سے روٹی پکائی۔ ہم ان لوگوں کو تلاش تو نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ تو کر سکتے ہیں کہ ساری انسانیت کو ایک سمجھ کر سب کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں۔ جو کچھ ہمارے لئے لوگ کر رہے ہیں اس کا شائد ہم بدلہ تو نہ دے سکیں لیکن اگر ہم تھوڑا بہت بھی ان کے لئے کریں۔ تو یقیناً اس کا ہمیں بھی فائدہ ہو گا اور انہیں بھی فائدہ ہو گا۔

ایک اور بات بھی کہنے کو جی چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر سب لوگ ایک دوسرے کے لئے کچھ نہ کچھ کرتے ہیں تو ہم کیوں نہ سمجھیں کہ سب چیزوں میں سب لوگوں کا حصہ ہے۔ جو کچھ ہم کماتے ہیں اس میں بھی دوسروں کا حصہ ہے آخر ہمارے کمانے کے عمل میں بہت سے لوگوں کا ہاتھ ہے۔ اگر بہت سے لوگوں نے مل کر ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم کمائیں تو ہم یہ کیوں نہ سمجھیں کہ اس میں اوروں کا بھی حصہ ہے۔ اور اوروں کے حصے کو ان تک پہنچا کر ہم اپنا فرض بھی پورا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی پسندیدگی بھی حاصل کرتے ہیں۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے ہم اسے صرف اپنا ہی نہ سمجھیں بلکہ اس میں دوسروں کا حصہ متعین کریں اور انہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

مجھ ایسے کئی لوگ کہ محرومِ زباں ہیں
جذبات کی دنیا میں وہ اِک کوہِ گراں ہیں
رہتی ہے مسرّت کی جھلک ان کی جبیں پر
سینے میں جو جھانکو تو فقط اشک رواں ہیں

ابوالاقبال

ماہنامہ خالد- فروری 1997ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے چند

تابناک لمحات

حضرت امام جماعت الثانی کی ساری زندگی بے مثال جدوجہد اور خداتعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے جلو میں آگے بڑھنے سے عبارت ہے۔ لیکن آپ کی زندگی میں ایسے لمحات بھی آئے جن میں کئے جانے والے فیصلوں نے آپ کی اور جماعت احمدیہ کی زندگی پر غیر معمولی اثرات چھوڑے۔ یہ وہ سنگ میل تھے جنہوں نے زمانے کا رخ بدل دیا۔ ایسی ہی چند یادگار اور انقلاب انگیز گھڑیوں اور لمحات کا تذکرہ آپ کے اپنے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے۔

زندہ خدا پر کامل یقین "جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خداتعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے؟ میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی جس طرح ایک بچے کو اس کی ماں مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا! مجھے تیری ذات کے متعلق کبھی شک پیدا نہ ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا..... مگر آج بھی اس دعا کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں "خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو" ہاں اس وقت میں بچہ تھا۔ اب مجھے زائد تجربہ ہے۔ اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات کے متعلق حق الیقین پیدا ہو"

نماز پر دوام "جب میرے دل میں خیالات کی وہ موجیں پیدا ہونی شروع ہوئیں جن کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے تو ایک دن ضحیٰ کے وقت یا اشراق کے وقت میں نے وضو کیا اور وہ جبہ اس وجہ سے نہیں کہ خوبصورت ہے بلکہ اس وجہ سے کہ حضرت بانی سلسلہ کا ہے اور متبرک ہے یہ پہلا احساس میرے دل میں متبرک ہونے کا تھا' پہن لیا تب میں نے اس کوٹھڑی کا جس میں میں رہتا تھا دروازہ بند کر لیا اور ایک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنی شروع کر دی اور میں اس میں خوب رویا' خوب رویا' خوب رویا اور اقرار کیا کہ اب نماز کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ اس گیارہ سال کی عمر میں مجھ میں کیسا عزم تھا! اس اقرار کے بعد میں نے کبھی نماز نہیں چھوڑی گو اس نماز کے بعد کئی سال بچپن کے ابھی باقی تھے۔ میرا وہ عزم میرے آج کے ارادوں کو شرماتا ہے۔ مجھے نہیں معلوم میں کیوں رویا۔ فلسفی کہے گا اعصابی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ مذہبی کہے گا تقویٰ کا جذبہ تھا۔ مگر میں جس سے یہ واقعہ گزرا کہتا ہوں۔ مجھے معلوم نہیں میں کیوں رویا؟ ہاں یہ یاد ہے کہ اس وقت میں اس امر کا اقرار کرتا تھا کہ پھر کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا اور وہ رونا کیا بابرکت ہوا اور وہ افسردگی کیسی راحت بن گئی! جب اس کا خیال کرتا ہوں تو سمجھتا ہوں کہ وہ آنسو ہسٹیریا کے دورہ کا نتیجہ نہ تھے پھر وہ کیا تھے؟ میرا خیال ہے وہ شمس روحانی کی گرم کر دینے والی کرنوں کا گرایا ہوا پسینہ تھے۔ وہ (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) کے کسی فقرہ یا کسی نظر کا نتیجہ تھے اگر یہ نہیں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ پھر وہ کیا تھے؟"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر ایمان

"میں علمی طور پر بتلاتا ہوں کہ میں نے حضرت صاحب کو والد ہونے کی وجہ سے نہیں مانا تھا بلکہ جب میں گیارہ سال کے قریب کا تھا تو میں نے مصمم ارادہ کیا تھا کہ اگر میری تحقیقات میں وہ (اللہ پناہ دے) جھوٹے نکلے تو میں گھر سے نکل جاؤں گا۔ مگر میں نے ان کی صداقت کو سمجھا اور میرا ایمان بڑھتا گیا حتیٰ کہ جب آپ فوت ہوئے تو میرا یقین اور بھی بڑھ گیا"

ایک عزم صمیم "حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی وفات کے معاً بعد کچھ لوگ گھبرائے کہ اب کیا ہوگا۔ انسان انسانوں پر نگاہ کرتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو یہ کام کرنے والا موجود تھا یہ تو اب فوت ہو گیا' اب سلسلہ کا کیا بنے گا؟ جب اس طرح بعض اور لوگ مجھے پریشان حال دکھائی دیئے اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ اب جماعت کا کیا حال ہوگا تو مجھے یاد ہے گو میں اس وقت انیس سال کا تھا مگر میں نے اسی جگہ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے سرہانے کھڑے ہو کر کہا کہ

اے خدا! میں تجھ کو حاضر ناظر جان کر تجھ سے سچے دل سے یہ عہد کرتا ہوں کہ اگر ساری جماعت احمدیت سے پھر جائے تب بھی وہ پیغام جو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کے ذریعہ تو نے نازل فرمایا ہے اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلاؤں گا۔

انسان زندگی میں کئی گھڑیاں آتی ہیں سستی کی بھی' چستی کی بھی' علم کی بھی' جہالت کی بھی' اطاعت کی بھی غفلت کی بھی۔ مگر آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ میری گھڑی ایسی چستی کی گھڑی تھی' ایسی علم کی گھڑی تھی' ایسی عرفان کی گھڑی تھی کہ میرے جسم کا ہر ذرہ اس عہد میں شریک تھا اور اس وقت میں یقین کرتا تھا کہ دنیا اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کے ساتھ مل کر بھی میرے اس عہد اور اس ارادہ کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ شاید اگر دنیا میری باتوں کو سنتی تو وہ ان کو پاگل کی بڑ قرار دیتی بلکہ شاید کیا' یقیناً وہ اسے جنون اور پاگل پن سمجھتی۔ مگر میں اپنے نفس میں اس عہد کو سب سے بڑی ذمہ داری اور سب سے بڑا فرض سمجھتا تھا اور اس عہد کے کرتے وقت میرا دل یہ یقین رکھتا تھا کہ میں اس عہد کے کرنے میں اپنی طاقت سے بڑھ کر کوئی وعدہ نہیں کر رہا بلکہ خداتعالیٰ نے جو طاقتیں مجھے دی ہیں' انہیں کے مطابق اور مناسب حال یہ وعدہ ہے"

آغاز تحریک جدید "تحریک جدید کے پیش کرنے کے موقع کا انتخاب ایسا اعلیٰ انتخاب تھا جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ انتخاب نہیں ہو سکتا۔ اور خداتعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں جو خاص کامیابیاں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ان میں ایک اہم کامیابی تحریک جدید کو عین وقت پر پیش کر کے مجھے حاصل ہوئی اور یقیناً میں سمجھتا ہوں جس وقت میں نے یہ تحریک کی وہ میری زندگی کے خاص مواقع میں سے ایک موقع تھا۔ اور میری زندگی کی ان بہترین گھڑیوں میں سے ایک بہترین گھڑی تھی۔ جب کہ مجھے اس عظیم الشان کام کی بنیاد رکھنے کی توفیق ملی"۔

جب ایک باغ دوبارہ لگایا گیا

1947ء میں قیام پاکستان کے وقت جماعت احمدیہ کو اپنا مرکز قادیان چھوڑ کر پاکستان منتقل ہونا پڑا۔ قتل و غارت اور آتش زنی کے اس وسیع اور خونی چکر میں جماعت احمدیہ جیسی محدود وسائل والی پر امن اور قلیل جماعت کے بے شمار مسائل سے دوچار ہونا لازمی امر تھا۔ پاکستان میں نئے مرکز کا قیام ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانے کے مترادف تھا۔ مصائب و آلام کی ان سیاہ گھڑیوں میں حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے اللہ کے حضور ایک اور تاریخی عہد کیا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جب حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) لاہور میں فوت ہوئے اس وقت میری شادی تو ہو چکی تھی لیکن بچہ کوئی نہیں تھا ایک بچہ پیدا ہوا تھا جو چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا اس وقت میں نے حضرت (بانی سلسلہ) کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عزم کیا تھا اور خداتعالیٰ کے سامنے قسم کھائی تھی کہ اگر جماعت اس ابتلاء کی وجہ سے فتنہ میں پڑ جائے اور ساری ہی جماعت مرتد ہو جائے تب بھی میں اس صداقت کو نہیں چھوڑوں گا جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لائے اور اس وقت (دعوت الی اللہ) جاری رکھوں گا جب تک وہ صداقت دنیا میں قائم نہیں ہو جاتی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے اب ایک اور عہد لینا چاہتا ہے۔ وہ وقت میری جوانی کا تھا اور یہ وقت میرے بڑھاپے کا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے کام کرنے کے لئے جوانی اور بڑھاپے میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ جس عمر میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے کھڑا ہو جائے اور خداتعالیٰ کی طرف سے اس کو برکت مل جائے اسی عمر میں وہ کامیابی اور کامرانی حاصل کر سکتا ہے۔ لاہور ہی تھا جس میں میں نے وہ عہد کیا تھا اور یہاں پاس ہی کیلیاں والی سڑک پر وہ جگہ ہے شاید یہاں سے ایک لکیر کھینچی جائے تو وہ جگہ اس کے محاذ میں واقع ہوگی۔ بہرحال اسی لاہور اور ویسے ہی تاریک حالات میں میں اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتے ہوئے یہ اقرار کرتا ہوں کہ خواہ جماعت کو کوئی بھی دھکا لگے میں اس کے فضل اور اس کے احسان سے کسی اپنے صدمہ یا اپنے دکھ کو اس کام میں حائل نہیں ہونے دوں گا۔ بفضلہ تعالیٰ و بتوفیقہ و بنصرہ جو خداتعالیٰ نے دین حق اور احمدیت کے قائم کرنے کا میرے سپرد کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے میری تائید فرمائے۔ باوجود اس کے کہ میں اب عمر کے لحاظ سے ساٹھ سال کے قریب ہوں اور ابتلاؤں اور مشکلات نے میری ہڈیوں کو کھوکھلا کر دیا ہے پھر بھی میرے حی و قیوم خدا سے بعید نہیں' امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میرے مرنے سے پہلے مجھے (دین حق) کی فتح کا دن دکھا دے"۔

(اشاعت مکرر از خالد فروری 86ء صفحہ 13 تا 16)

○○○

یادرفتگان

چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ- کراچی

سلیم شاہجہانپوری

چوہدری احمد مختار صاحب کی رحلت کراچی کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے خصوصاً اور پاکستان کے طول و عرض میں بسنے والے لاکھوں افراد جماعت بلکہ بیرون ملک بھی تمام ان احمدی احباب کے لئے جو چوہدری صاحب کی لمبے عرصہ پر پھیلی ہوئی خدمات سلسلہ کے حوالہ سے ان سے واقف تھے' بڑے صدمہ و رنج کا باعث بنی۔

چوہدری احمد مختار صاحب اس محبوب شخصیت کا نام ہے جس نے اپنی منکسر المزاجی' ہمدردی مخلوق خدا اور دیگر صفات حسنہ کے علاوہ لمبے عرصہ تک سلسلہ کی قابل قدر اور مختلف النوع خدمات دینے کے نتیجہ میں ہر دل عزیزی کا وہ مقام حاصل کیا تھا جس کو ہر خادم سلسلہ رشک کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کے امیر کی حیثیت سے خدمات سلسلہ احمدیہ کا ایک نادر موقع عطا فرمایا اور آپ اپنی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے شب و روز دینی خدمات کی بجا آوری میں کمربستہ رہے جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ آپ نے

باقی صفحہ 6 پر

محترمہ بیگم شفیع صاحبہ

سیدہ نسیم سعید اپنی کتاب اماں کی عظمتوں کو سلام (سوانح بیگم شفیع) میں لکھتی ہیں:-

پاکستان آنے پر حضرت (امام جماعت الثانی) رتن باغ لاہور میں ٹھہرے۔ والدہ نے بھی لاہور ہی سکونت اختیار کرنے کا پروگرام بنایا۔ حالانکہ ایک ماموں بہاولپور بلاتے تھے اور دوسرے کراچی اماں نے کہا ہم پیارے امام کے زیر سایہ اور قریب رہیں گے۔ اسی میں برکتیں ہیں۔

لیڈی سر عبدالقادر اور بیگم جہاں آراء شاہنواز آل انڈیا مسلم لیگ کی سرکردہ عہدیدارات تھیں۔ اماں ان خواتین سے ملیں یہ اماں کو بہت اچھی طرح جانتی تھیں (بلکہ سر عبدالقادر صاحب مشہور بیرسٹر کو اماں کے دادا نے ہی ایک طرح اپنا بیٹا بنا کر انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی) انہوں نے ہماری رہائش کا عارضی انتظام گنگارام پاٹ شالہ (جس میں اب لاہور کالج فاروومن ہے) میں کیا۔ کیونکہ مہاجرین کے لئے یہاں کیمپ قائم کئے گئے تھے۔ پھر کچھ عرصہ ہم زنانہ دارالشفقت کی بلڈنگ میں (جہاں آجکل فونیٹن ہاؤس سیکرٹریٹ کے عقب میں) رہے۔ اماں، بھائی جان (سید حسنات احمد صاحب) کو لے کر دوڑ بھاگ کرتی رہیں۔ مختلف دفاتر کے چکر لگاتی رہیں اس عرصہ میں پتہ چلتا رہا کہ لوگ اپنے آپ گھروں اور کوٹھیوں کے تالے توڑ توڑ کر بیٹھ رہے ہیں۔ کلیم کمشنر کے دفتر کے کئی افسران نے کہا کہ بیگم شفیع آپ تو دہلی میں اتنا کچھ چھوڑ کر آئی ہیں، آپ ماڈل ٹاؤن میں کسی بھی کوٹھی کے لئے کہیں ہم مع سازوسامان آپ کو دے دیتے ہیں۔ چونکہ ماڈل ٹاؤن لاہور کے دوسرے سرے پر تھا ہم کو پڑھانا تھا۔ اس لئے اماں نے کہا مجھے اس جگہ مکان دیں جہاں سے سکول کالج ضروری دفاتر قریب ہوں۔ مجھے کوٹھیاں اور لوگوں کے سازوسامان نہیں چاہئیں جو میری چیزیں تھیں وہ نہ رہیں تو میں نے پرائی کیا لینی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور اماں کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ہمیں ویسا ہی کھلا وسیع ہوادار اور روشن فلیٹ ویسے ہی اہم محل وقوع کا جیسا ہم دہلی میں چھوڑ کر آئے تھے مل گیا جہاں ہم جنوری 1948ء سے جون 1983ء تک رہے۔

بڑے بھائی سید برکات احمد صاحب نے فائنل انڈیا لکھوا دیا تھا۔ پاکستان آنے کے بعد تمام ذمہ داریاں بھائی سید حسنات احمد صاحب پر پڑیں جو ان سے چھوٹے تھے۔ اور وہ اماں کے بھرپور طریق پر دست راست بن گئے۔ چنانچہ 1949ء میں لاہور سے اخبار دست کاری پھر جاری کر دیا۔ اور اخبار دست کاری نے مہاجرین کے حل کے لئے کام کرنا شروع کر دیا۔ مہاجرین کے کیمپ جو والٹن اور باولی میں لگائے گئے تھے وہاں مہاجرین کی حالت بہت خراب تھی۔ ان کے حصے کا راشن، کپڑے، بستر اور ضروریات زندگی کی چیزیں بے ایمان ورکرز بیچ میں ہی خرد برد کر دیتے تھے۔ آتے ہی اماں نے پرانی عہدیدارات کو اکٹھا کر کے مہاجرین کے لئے رفاہی اور بہبود کا کام شروع کر دیا۔ اماں کہتی ہیں "ایک دفعہ مسلم لیگی عہدیدارات بھی ساتھ تھیں کہ ہم والٹن کیمپ کا معائنہ کرنے گئے۔ وہاں کھانا پکانے کے لئے درختوں کے تنوں کے برابر لکڑیاں پڑی تھیں۔ کاٹنے کے لئے کوئی کلہاڑے نہیں۔ کیسے کاٹیں۔ ادھ سلگی لکڑیوں کے دھوئیں سے فضا سخت مکدر تھی۔ مہاجر بچے دسمبر جنوری کی ٹھنڈ میں آدھے کپڑوں اور آدھے بستروں میں دیکھ دیکھ کر دل روتا تھا کہ اتنا چندہ اتنی چیزیں جو بھیجی جاتی ہیں کدھر چلی جاتی ہیں۔ ہم خواتین باتیں کرتی کار میں بیٹھ رہی تھیں کہ چند 12 سال سے 15 سال تک کی لڑکیاں گندے کپڑوں میں بھاگی آئیں کہ آپ ہمیں کچھ پیسے صابن کے لئے دے جائیں، ہم کپڑے دھو کر عید پر پہن لیں گے کہ ہماری ایک مقامی مسلم لیگی عہدیدار نے ڈانٹ کر کہا کہ مصیبت میں گرفتار ہو آدھے رشتہ دار شہید ہو گئے اور تمہیں عید پر صاف کپڑے پہننے کی پڑی ہے۔ میرے دل پر سخت چوٹ لگی۔ میرے پاس چند نوٹ تھے وہ میں نے ان لڑکیوں کو دے دیئے۔ اور ان محترمہ سے کہا کہ آپ کو خدا کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے ان ہی لوگوں کی قربانیوں سے آپ لوگ بیٹھے بٹھائے پاکستان کے مالک بن گئے ہیں۔ میں آئندہ آپ کے جلسوں میں آکر تقریریں نہیں کروں گی۔ میری تقریروں سے ہی آپ چندے اکٹھے کر کے اپنی مرضی سے خرچ کرتی ہیں۔ اصل ضرورت مندوں کو دیں۔ اپنی شہرت حاصل کرنے پر نہ خرچ کریں۔

اماں دستکاری اخبار میں مہاجرین کی مشکلات پر دردمندانہ اداریے لکھتیں، کانفرنس اور میٹنگوں میں حکام بالا سے کہتیں۔ قائداعظم کو کراچی (اگست 1948ء تک) خطوط لکھتیں۔ وزیراعظم لیاقت علی خان جب دورے پر لاہور آتے ان کو مسائل بتاتیں کہ ہزارہا خواتین بیوہ ہو گئیں ہزارہا کے وارث بچھڑ گئے۔ ہزاروں لڑکیاں اغوا کر لی گئیں ہیں۔ دست کاری اخبار کے دفتر میں ان مصیبت زدہ خواتین کا تانتا بندھا رہتا۔

کل پاکستان انجمن مہاجر خواتین کا قیام

سمجھ دار پڑھی لکھی مہاجر خواتین اماں سے کہتیں ہمارے مطالبات اور تکالیف کی کوئی شنوائی نہیں ہے۔ آپ تمام پاکستان کی مہاجر خواتین کو منظم کرنے کے لئے ایک انجمن بنائیں۔ چنانچہ پاکستان کی مختلف سوشل ورکرز مہاجر خواتین کو ایک اجلاس کے لئے مدعو کیا گیا۔ اخبار دست کاری کے دفتر میں اجلاس ہوا۔ جس میں بیگم شفیع کو متفقہ طور پر اس کا صدر بنایا گیا۔ اماں نے وزیراعظم پاکستان کی منظوری سے ان کی بیگم رعنا لیاقت علی خان کو اس انجمن کا سرپرست اعلیٰ بنایا۔ کل پاکستان انجمن مہاجر خواتین کی صدر کی حیثیت سے اماں نے نہایت شاندار مساعی کیں۔ یہ مہاجر خواتین جو نہ صرف گھر کے سازوسامان سے محروم ہو کر آئیں تھیں بلکہ اکثر اپنے کمانے والوں سے بھی ہاتھ دھو آئی تھیں، اماں نے ان کی رہائش، ان کے بچوں کی پڑھائی، علاج وغیرہ کے لئے چھوٹے قرضے دلوا کر گھر بیٹھے سوئی سلائی کرنے کے مواقع بہم پہنچائے۔ سلائی کے ادارے کھلوائے، جہاں وہ اپنی چیزیں بیچ سکیں۔ آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن یعنی اپوا کی میٹنگز میں بھی آپ کو تقاریر کرنے کے لئے بلایا جاتا۔ اپوا پنجاب کی صدر بیگم زینت فدا حسین کمشنر لاہور کی بیگم تھیں۔ یہ بھی اماں کی بہت قدردان تھیں۔ انہوں نے اماں کو بھی "اپوا" کا عہدیدار بنایا ہوا تھا۔ کل پاکستان انجمن مہاجر خواتین کی سرگرمیاں اس وقت تک جاری رہیں، جب تک تمام مہاجر خواتین کو بحال نہیں کرا دیا گیا۔ اس انجمن کے ہر دو سال بعد انتخاب ہوتے لیکن ہر مرتبہ بیگم شفیع ہی صدر منتخب کی جاتیں۔ یہ انجمن ملکی سطح پر اجلاس منعقد کرتی، کیونکہ اس کی مساعی ملک گیر تھیں۔ اماں پریس کانفرنسیں بلاتیں، چنانچہ انجمن کی خبریں تمام اخبارات میں شائع ہوتیں۔ یہ کتاب اس بات کی متحمل نہیں کہ سب کچھ پیش کیا جا سکے۔ صرف نمونے کے طور پر چند خبریں شامل کی جا رہی ہیں۔ جس سے اس انجمن کی مساعی اور ہمہ گیریت کا علم ہو سکتا ہے۔ ہر نئے وزیراعظم کی بیگم کو اس کا سرپرست بنایا جاتا تاکہ کام میں تیزی پیدا ہو سکے۔

باقی صفحہ 5 پر

O

پرچم ہے مرے ہاتھ میں میدانِ قلم کا
حاصل ہے نصیبہ مجھے احبابِ کرم کا

تنقید کرو یا مری تائید میں بولو
ملتا ہے صلہ مجھ کو مرے اپنے ستم کا

امید کے بَل بوتے پہ میں آگے بڑھا ہوں
سودا نہ کرو مجھ سے محبت کے بھرم کا

شائد کوئی آ جائے مری آگ بجھانے
دروازہ کھلا رکھتا ہوں میں زیست کے غم کا

کر دیتا ہوں میں گھر کی منڈیروں پہ چراغاں
شائد کہ مداوا ہو مرے ہجر کے غم کا

جانے کو چلے جاؤ مگر لوَٹ بھی آنا
مرہم ہے یہی ہجر کے ہر رنج و الم کا

تم نقشِ قدم چھوڑ کے جانے کی نہ سوچو
مٹتے ہوئے ماضی پہ بھی سایہ ہے عدم کا

گم سم ہے نسیم آج تو حیرت کی نہیں بات
یہ دیکھو کہ کیا حال ہے اب نوکِ قلم کا

نسیم سیفی

مرتبہ چوہدری خالد سیف اللہ خان' نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوبِ آسٹریلیا

مینڈک برفانی علاقوں میں کیسے زندہ رہتے ہیں؟ ایک راز جو انسانی اعضاء کی پیوند کاری میں مد ثابت ہو گا۔

اللہ کی مخلوق پر غور و فکر کرنے سے عجب طرح کے راز منکشف ہوتے ہیں۔ شمالی امریکہ کے مینڈک (Wood Frogs) کی بعض اقسام ایسی ہیں کہ اگر انہیں منفی 15 ڈگری سنٹی گریڈ پر منجمد کر لیا جائے تو ان کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔ برف میں مینڈک کا دماغ دل اور جسم کا دو تہائی پانی منجمد ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی زندہ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شدید سرد موسم برداشت کرنے کی طاقت عطا کی ہے۔ کینیڈا کی چارلٹن یونیورسٹی کے پروفیسر Prof Kcn Storcy نے کہا کہ اگر ہم ان مینڈکوں اور پھودں کے راز معلوم کر لیں تو انہیں انسانی اعضاء کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سڈنی میں پروفیسر سٹوری نے ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم انسانی اعضاء کو 48 گھنٹے تک بھی محفوظ رکھنے کے قابل ہو جائیں تو انسانی اعضاء کی پیوند کاری میں بہت مد ثابت ہو گا۔ اس عرصہ میں ڈاکٹر اعضاء کے دینے اور لینے والے کے درمیان صحیح میل (Match) کر سکتے ہیں۔ پروفیسر صاحب نے کہا کہ انسانی جسم کو محفوظ رکھنا بہت ہی مشکل کام ہے صرف بعض اعضاء ہی منجمد کئے جا سکتے ہیں جیسے دل کے والو' وریدیں اور شریانیں' کھال' دانت' مادہ تولید و بیضہ اور لبلبہ (Pancreases) وغیرہ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

پروفیسر موصوف کی تحقیق نے ان مینڈکوں میں بعض منفرد قسم کے لحمیات (Nuclcating Proteins) معلوم کئے ہیں جو ان کے خون میں شامل ہوتے ہیں جن کے گرد پانی منجمد ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خون کا پانی تو منجمد ہو جاتا ہے اور خلیات (Cells) منجمد ہونے سے بچے رہتے ہیں جو اگر منجمد ہو جائیں تو ضائع ہو جائیں۔ اگر اس طرح کے' مخصوص پروٹین انسانی اعضاء میں بھی شامل کئے جا سکیں تو وہ کچھ زیادہ عرصہ کے لئے پیوند کاری کے لئے محفوظ رکھے جا سکتے ہیں۔ تحقیق کا دروازہ کھل گیا ہے' کنجی مل گئی ہے' مستقبل کا حال خدا جانے۔

مغربی معاشرہ میں بچوں کے دکھ

مادہ پرستی کی حد تک بڑھی ہوئی حب دنیا اور خود غرضی اور جنسی بے راہ روی اور منشیات کے استعمال نے گھروں کا جو امن برباد کر رکھا ہے اس کا سب سے دردناک شکار ننھے منے بچے ہیں۔ آسٹریلیا میں حکومت نے بچوں کی شکایات سننے اور ان کو مشورہ دینے کے لئے ٹیلیفون کی ایک مفت خدمت مہیا کی ہوئی ہے جس کا نمبر 1800551800 ہے۔

ایک خبر کے مطابق گزشتہ دو سالوں میں تنتالیس ہزار (43000) بچوں نے اس ادارہ کو فون کئے جس سے اس مسئلہ کی شدت کا پتہ لگتا ہے۔ یہ ساری شکایات چونکہ ریکارڈ پر رکھی گئی تھیں اب ان کا تجزیہ شائع ہوا ہے۔ بعض دفعہ پانچ سال کی عمر کے بچوں نے بھی فون پر بتایا کہ وہ سخت پریشان ہیں' والدین آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں' اندر ہی اندر کھچڑی پک رہی ہے ہمیں اندھیرے میں رکھا جا رہا ہے۔ زیادہ جھگڑے لین دین اور خرچ کے معاملات پر ہوتے ہیں' کاش ہم کچھ کر سکتے اور کما کر والدین کو دے سکتے تا ان کے جھگڑے ختم ہو جاتے۔ والدین کی علیحدگی کا خوف ہر وقت ان کے ننھے ذہنوں پر مستولی رہتا ہے۔ بعض چھوٹے چھوٹے بچے بچیاں لوگوں کے گھروں میں جا کر چاکلیٹ وغیرہ بیچ کر یا ان کے گھروں کے چھوٹے موٹے کام کر کے اپنے والدین کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔ بیس فیصد شکایات گھریلو مسائل کے بارہ میں تھیں جو شکایات میں سے سب سے بڑی تعداد میں تھیں۔

فون کرنے والے بچوں کی عمریں زیادہ تر دس اور چودہ سال کے درمیان تھیں۔ کئی ماں باپ کی متوقع علیحدگی پر دلبرداشتہ تھے۔ بعض علیحدگی کے بعد کے مسائل سے پریشان تھے بعض اپنے سوتیلے والد یا والدہ کی سرد مہری یا سختی کے شاکی تھے۔ دوسری شکایات میں دوستوں اور ہم جولیوں سے جھگڑے' گھر کے اپنے افراد یا باہر والوں کی بچوں سے جنسی زیادتیاں' بچپن کے حمل' مار پیٹ' خوف زدگی' اکیلا پن اور منشیات کا استعمال تھا۔ بعض بچے مجبور ہو کر گھروں کو چھوڑ جاتے ہیں اور اس سے بدتر حالات میں پھنس جاتے ہیں اور بعض گلیوں میں بسنے والے بچے (Street Kids) بن جاتے ہیں۔ یہی ستم رسیدہ بچے بڑے ہو کر مجرم بن کر پورے معاشرے کا امن برباد کرتے ہیں رپورٹ کے مطابق گھروں سے بھاگنے والے بچے کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے گھروں کو کسی شوق میں نہیں چھوڑا بلکہ ان کے گھریلو حالات ہی ناقابل برداشت ہو گئے تھے۔

کیا سترہ لاکھ انواع کے جوڑے کشتی نوح میں سوار کئے گئے تھے

یو این او کے ایک ادارہ نے دنیا میں موجود انواع (Species) کی پہلی بار گنتی کی ہے (First Global Biodiversity Assessment) جس کے مطابق دنیا میں حیوانوں' درختوں' پودوں' کیڑے مکوڑوں اور بیکٹریا وغیرہ کی تیرہ تا چودہ ملین انواع پائی جاتی ہیں۔ جن میں سے تیس ہزار انواع صرف ایک نوح (یعنی انسان) کے ہاتھوں مٹنے کے قریب ہیں۔ ان انواع میں سے صرف پونے دو ملین ایسی ہیں جن کو دستاویزی شکل میں ریکارڈ پر اب تک لایا جا چکا ہے۔ کیڑوں میں سے سات ملین انواع ایسی ہیں جن کو ابھی شمار نہیں کیا جا سکا۔ یہی حال دوسری انواع کا ہے۔ ایک اخباری کالم نگار ان اعداد و شمار کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ واہ نوح کے بھی کیا کہنے ہیں چودہ ملین انواع کے جوڑوں کو ایسی کشتی میں بھر دینا جو صرف 150 میٹر لمبی 25 میٹر چوڑی اور 15 میٹر اونچی تھی جگہ کے صحیح استعمال کا ایک ایسا کارنامہ ہے جو صرف انہی کا حصہ تھی۔ لیکن سب سے بڑا کارنامہ تو عظیم الجثہ ڈائینا سورز (Dinsaurs) کو کشتی میں سوار کرنا تھا لیکن افسوس کہ حضرت نوحؑ کی کوشش کے باوجود یہ نوع زیادہ دیر تک نہ بچ سکی۔

کالم نگار نے جس واقعہ کی طرف طنزیہ اشارہ کیا ہے وہ بائبل میں پیدائش (Genesis) کے باب سات اور آٹھ میں بیان کیا گیا ہے جس کے مطابق طوفان نوح ساری زمین پر محیط تھا اور ہر زندہ چیز جو زمین پر اس وقت موجود تھی انسان' جانور' پرندے وغیرہ سب مٹ گئے تھے اور صرف وہی بچے تھے جو نوح کے ساتھ کشتی پر سوار تھے۔ یہ بیان موجودہ بائبل کے ان مقامات میں سے ہے جنہوں نے لوگوں کو دہریہ بنا کر مذہب سے دور کر دیا ہے اور قرآن کریم نے بائبل کی اصلاح کی ہے۔

قرآن کے مطابق نوح تمام دنیا کی طرف نبی نہ تھے بلکہ ایک قومی نبی تھے۔ قرآن بار بار "اس کی قوم" "میری قوم" کے الفاظ میں ان کی امت کا ذکر کرتا ہے۔ شرعی عذاب نبی کے انذار کے بعد ہی نازل ہوتا ہے۔ حضرت نوحؑ نہ ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے نہ ساری دنیا پر طوفان کا عذاب آیا تھا۔ یہ بھی قرآن میں نہیں لکھا کہ حضرت نوح کو تمام ذی حیات انواع اور ان کی خوراک کو کشتی پر سوار کرنے کا حکم ملا تھا۔ ان کو صرف ضروری جانور ساتھ رکھنے کا حکم ہوا تھا۔ ایسے ہی تمام دنیا کے انسان نوح کے تین بیٹوں کی اولاد نہیں بلکہ جہاں نوح علیہ السلام کے ساتھ جو چند مومن تھے ان کی نسل چلی ہو گی وہاں ان انسانوں کی بھی زندگی کے آغاز ہی سے دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل چکے تھے۔ پس جہاں قرآن کریم صحیح واقعات کو بیان کرتا ہے وہاں اس امر میں بائبل کا بیان وحی و الہام' سلسلہ نبوت اور خدا کی ہستی کے بارہ میں مطمئن نہیں کرتا بلکہ شکوک و شبہات میں مبتلا کرتا ہے جیسا کہ کالم نگار کے مذکورہ بالا فقرات سے ظاہر ہے۔

فطرت انسانی کی آواز

آسٹریلیا میں کئی چرچوں کے تعاون سے ایک سروے حال ہی میں کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ پتہ لگانا تھا کہ چرچوں کی حاضری جو دن بدن گر رہی ہے تو کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ لوگوں کو خدا کی ذات پر سے ہی ایمان اٹھ گیا ہے یا ان کو چرچ میں جانے کی کوئی افادیت نظر نہیں آتی۔ سروے کے نتائج دلچسپ ہیں پہلی بات تو یہ کہ 75 فیصد لوگوں نے کہا کہ خدا یا کوئی طاقت بالا ضرور موجود ہے اور دس فیصد نے کہا کہ کوئی بالا طاقت ہونی چاہئے اور یہ 85 فیصد وہ لوگ تھے جن کی اکثریت چرچ نہیں جاتی۔ صرف 10/8 فیصد ایسے تھے جنہوں نے کہا کہ انہیں خدا پر یقین نہیں ہے اور باقی نے یہ کہا کہ انہیں خدا کے وجود میں شک ہے دلچسپ بات یہ ہے کہ اس بے خدا معاشرہ کے صرف بیس فیصد افراد نے کہا کہ خدا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ گویا اسی فیصد کے نزدیک احکامات خداوندی پر عمل کرنا چاہئے ریسرچ کے نتیجہ کے طور پر اس کے مصنف کہتے ہیں "کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے عقیدہ اور عمل کا درمیانی رابطہ ٹوٹ چکا ہے۔ کچھ لوگ جن کو مذہب سے زیادہ لگاؤ ہے وہ خدا اور بندے کے درمیان ایک فعال تعلق کے قائل ہیں لیکن بہت دوسرے ایسے ہیں جو ایسا خیال نہیں کرتے"

OOO

بقیہ صفحہ 4

مہاجر خواتین اپنی مغویہ بچیوں کی دردناک داستانیں سناتیں کہ بیگم شفیع خود بھی رو دیتیں اور پہلے سے زیادہ جذبہ کے ساتھ مغویہ خواتین اور بچیوں کی بازیابی کے لئے دونوں حکومتوں کے متعلقہ حکام کو خطوط لکھتیں۔ اپنے اخبار میں اداریے لکھتیں۔ ان کا سراغ لگا کر ورثاء کے حوالے کرواتیں۔ ان کی بحالی کے کام میں حکومت کی مدد کرتیں۔ وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعظم بھارت نیز بازیابی کمیٹی پر زور دے کر بازیابی کے کام کو تیز کرواتیں چنانچہ ان کی سربراہی میں بازیابی کے لئے کئی وفد بھارت بھیجے گئے جو بڑے کامیاب رہے۔ حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں بھی دعا اور رہنمائی کی غرض سے اپنے کام کی رپورٹ زبانی بتاتیں اور حضرت صاحب دعا اور حوصلہ افزائی سے نوازتے۔

کل پاکستان انجمن مہاجرین خواتین کے تحت موسم کے لحاظ سے کپڑے' بستر' دوائیں' پڑھائی کے لئے وظائف' بیماروں کے علاج کے لئے دوائیں اور رقوم کا انتظام کر کے ان کو دیا جاتا۔ امریکہ نے آٹے اور گھی کی امداد پاکستان کو بھجوائی اس میں سے اماں نے مہاجروں کے لئے حصہ مقرر کرایا دفتر میں سارے دن مہاجر خواتین کا تانتا بندھا ہوتا تھا۔ کوئی آٹے کے لئے چٹ' کوئی بستر کے لئے کوئی گھی کے لئے' کوئی دوا کے لئے' کوئی فیس کے وظیفہ کے لئے بیگم شفیع سے سفارشی چٹھی اور انجمن کی چٹ پر دستخط کروا کے لے جاتی تھیں۔

> حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں
>
> "یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیے جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اسکے لئے دکھ اور تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہو گا اگر اسکے بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جائے گا دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے"

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31026 میں سجاد منصور ولد چوہدری عبدالرحیم خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 68 ج-ب ضلع فیصل آباد حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-22 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ زرعی زمین تین ایکڑ واقع چک نمبر 68 ج-ب ضلع فیصل آباد مالیتی 300000 روپے۔2۔ پلاٹ برقبہ ڈیڑھ کنال کا 1/3 حصہ ناصر آباد ربوہ مالیتی 20000 روپے۔3۔ پلاٹ برقبہ 800 مربع میٹر کا 1/3 حصہ EMP سوسائٹی لاہور کا 1/3 حصہ مالیتی 100000 روپے۔4۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال کا 1/2 حصہ کا 1/3 حصہ مور گاہ راولپنڈی کا 1/3 حصہ 100000 روپے۔5۔ ترکہ والد پلاٹ ایک کنال کا 2/9 حصہ کا 1/3 حصہ دارالصدر ربوہ مالیتی 2000 روپے۔6۔ ترکہ والد مکان واقع چک نمبر 68 ج-ب ضلع فیصل آباد کا 2/9 حصہ مالیتی 44500 روپے۔ کل جائیداد مالیتی 584500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور دس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سجاد منصور B-23 الجیب گارڈن ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس 32 حمیر ٹاؤن ماڈل کالونی کراچی۔

مسل نمبر 31027 میں مبشرہ سجاد زوجہ سجاد منصور قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 68 ج-ب ضلع فیصل آباد حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (2) زیورات طلائی پندرہ تولہ مالیتی اٹھتر ہزار تین سو روپے (3) پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع احمد باغ راولپنڈی مالیتی تیس ہزار روپے کل جائیداد ایک لاکھ اٹھارہ ہزار تین سو روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ سجاد B-23 الجیب گارڈن ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 سجاد منصور مسل نمبر 31026 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31028 میں آنسہ فرزانہ زوجہ عطاء الرحمٰن طاہر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-9-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی چالیس ہزار پانچ سو روپے اور حق مہر بذمہ خاوند محترم نو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آنسہ فرزانہ A/8/2 الفلاح ہاؤسنگ سوسائٹی ڈرگ کالونی کراچی 75230 گواہ شد نمبر1 محمد شفیق سیکرٹری وصایا ڈرگ کالونی کراچی وصیت نمبر 23574 گواہ شد نمبر2 عطاء الرحمان طاہر وصیت نمبر 22765۔

مسل نمبر 31029 میں طارق احمد ولد محمد اقبال قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہانگیر روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ دس مرلہ بلاک D واپڈا ایمپلائز ہاؤسنگ سکیم ملتان روڈ لاہور مالیتی پانچ لاکھ روپے (2) پلاٹ برقبہ ایک کنال زیر الاٹمنٹ آرمی ویلفیئر ٹرسٹ ہاؤسنگ سکیم پشاور فیز D مالیتی تین لاکھ روپے (3) پلاٹ برقبہ 120 مربع گز النور کواپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی مالیتی سولہ ہزار روپے (4) پلاٹ برقبہ زیر الاٹمنٹ آرمی ویلفیئر ہاؤسنگ سکیم لکھووال مالیتی ستر ہزار روپے (5) کل جائیداد مالیتی آٹھ لاکھ چھیاسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دس ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق احمد B-5 داتا گارڈن جہانگیر روڈ کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 نور احمد شمس ماڈل کالونی کراچی۔

بقیہ صفحہ 3

سارے سندھ میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کے حالات کی نگرانی اور بروقت ضروری امداد پہنچانے کا فریضہ بھی بڑی ہمت اور دانش مندی کے ساتھ انجام دینے کی توفیق پائی۔ آپ کے زیر نگرانی دعوت الی اللہ کا کام بھی بڑی خوش اسلوبی، حکمت و دانائی اور کامیابی کے ساتھ انجام پاتا رہا۔

راقم الحروف نے غالباً 1970ء اور 1980ء کی دہائی کے درمیان کسی سال چوہدری صاحب سے ان کے دفتر واقع ویسٹ وہارف کراچی میں ان سے پہلی ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب خاکسار اپنی زیر تالیف کتاب "تذکرہ شعرائے احمدیت" کی تالیف کے سلسلے میں پاکستان کے مختلف شہروں کے چکر لگا کر احمدی شعراء کے انٹرویو حاصل کر رہا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ چوہدری صاحب بڑی خندہ پیشانی سے ملے تھے۔ یہ ملاقات کافی طویل رہی یہاں تک کہ دوپہر کے کھانے کا وقت آگیا اور چوہدری صاحب نے ازراہ نوازش خاکسار کو بھی کھانے میں شریک کیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر بھی سوال جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اس طویل ملاقات میں چوہدری صاحب نے اپنے نجی حالات اپنی تعلیم اور اپنی علمی ادبی اور دیگر مصروفیات کے متعلق جو معلومات فراہم کیں ان کا خلاصہ میں قارئین "المصلح" کی معلومات کے لئے پیش کر رہا ہوں۔

چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میرا نام احمد مختار ہے۔ میں نے اپنی شاعری میں تخلص کا التزام نہیں کیا آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کے دادا صاحب نے آپ کا تاریخی نام "مختار بلند" رکھا تھا جس سے بحساب ابجد 1327ھ نکلتا ہے۔ آپ کی پیدائش چک نمبر 29 ڈہر سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ میں 1909ء میں ہوئی۔ آپ کے والد

چوہدری محمد علی صاحب کا انتقال اس وقت ہوا جب چوہدری صاحب کی عمر صرف چار سال تھی۔ آپ کے خاندان میں آپ کے پھوپھا صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کا شرف حاصل کرنے میں سبقت کی۔ بعد ازاں آپ کے چچا صاحب بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ لیکن آپ کی والدہ صاحبہ اور چچی صاحبہ مخالف رہیں۔ آپ کے نانا صاحب بھی احمدیت کے سخت مخالف تھے وہ آپ کے چچا صاحب کی بیعت پر بہت برافروختہ ہوئے لیکن دو سال کے بعد آپ کی والدہ صاحبہ اور خالہ صاحبہ نے بھی بیعت کر لی اور حلقہ بگوش احمدیت ہو گئیں۔ خاندان کے باقی افراد آخر وقت تک مخالف رہے۔ آپ کے چچا صاحب نے ایک سو سال کی طویل عمر پا کر انتقال کیا۔

جہاں تک چوہدری صاحب کی علمی خدمات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بہت کم احباب کو علم ہے کہ چوہدری صاحب ایک عرصہ دراز سے ایک نہایت ہی اہم اور ضروری علمی خدمت میں مصروف تھے اور اپنی گوناگوں دینی خدمات کے پہلو بہ پہلو التزاماً چار گھنٹے روزانہ اس اہم کام میں مصروف رہتے تھے۔ وہ حضرت بانی سلسلہ کی اسی سے زائد کتابوں کا ایک ایسا انڈیکس تیار کر رہے تھے۔ جو حضرت صاحب کے بیان فرمودہ سینکڑوں موضوعات کے متعلق حضرت صاحب کے ملفوظات وارشادات کو ایک جگہ جمع کر کے حوالوں کے ساتھ ان کی نشاندہی پر مشتمل ہے جماعت احمدیہ کے علمی طبقہ میں اس کام کی اہمیت مسلم ہے کیونکہ یہ انڈیکس ان کی تصنیفات وتالیفات کے لئے ایک انمول خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مذکورہ انٹرویو کے درمیان چوہدری صاحب نے یہ بھی انکشاف کیا تھا کہ انہوں نے 1974ء سے شعر کہنا شروع کیا تھا جو ان کی زندگی بھر قائم رہا۔ کبھی کبھی تو کافی طویل نظمیں بے ساختہ نوک قلم پر آجاتی تھیں۔ چوہدری صاحب کے کلام سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ ایک پختہ مشق اور قادر الکلام شاعر کی ساری خوبیاں آپ کے اندر موجود تھیں۔ اعلیٰ شاعری کے تمام لوازم آپ کی پاکیزہ شاعری میں موجود ہیں اور بے ساختگی آپ کے ہر شعر سے ٹپکتی ہے۔ آپ نے بڑے اعلیٰ موضوعات کو اپنی نظموں کا محور بنایا ہے میرے اصرار کے باوجود آپ نے بحیثیت شاعر کبھی منظر عام پر آنا پسند نہ فرمایا اور نہ اپنی منظومات کو "المصلح" میں شائع کرانے کی اجازت دی۔ راقم الحروف کے پاس ان کے کلام کا اکثر حصہ محفوظ ہے جو دوران انٹرویو انہوں نے فوٹو اسٹیٹ کرا کر ایک کاپی کی صورت میں مجھے عنایت فرمایا تھا۔ آپ کے انتقال کی خبر پا کر کراچی کے دور دراز علاقوں میں پھیلی ہوئی جماعت کے ہزاروں افراد ان کے جنازہ میں شرکت اور آخری دیدار کے لئے بیت النور کے وسیع ہال اور اس سے ملحق وسیع وعریض احاطے میں اتنی بڑی تعداد میں جمع ہوئے جس کی مثال عیدین کے یا جلسہ سالانہ کے علاوہ کسی دوسرے اجتماع میں نہیں ملتی جو آپ کی ہر دلعزیزی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

ہمارے جان و دل سے عزیز آقا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے سلسلہ کے اس دیرینہ اور فدائی خادم کا جنازہ غائب بعد جمعہ لندن میں پڑھایا اور خطبہ میں چوہدری صاحب کی خدمات سلسلہ پر روشنی ڈالی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

بقیہ صفحہ 1

اسی سے ادا کیے۔

1937ء سے آپ نے غانا مشن کی ذمہ داری سنبھال لی۔ 1937ء میں عربی زبان میں ایک کتاب لکھی۔ 1939ء سے 1945ء تک جنگ عظیم دوم کی وجہ سے تجارت بند ہو گئی۔ ملک مالی بحران میں مبتلا ہو گیا۔ ماہوار چندہ جات بند ہو گئے اس پر آپ نے گزارہ کا یہ طریق نکالا کہ صبح ناشتہ نہ کرتے۔ دوپہر کو کساوا نامی پودے کو نمک مرچ ڈال کر ابال کر کھا لیتے اس سے سارے جسم پر پھنسیاں نکل آئیں اور ہسپتال داخل ہونا پڑا 1941ء میں ایک شخص آپ کو قتل کرنے آیا مگر ناکام رہا۔ بعد میں وہ احمدی ہو گیا۔

1946ء کے آخر میں آپ پُر مشقت صحرائی سفر کے ذریعے قادیان روانہ ہوئے۔

شادی آپ کا نکاح جنوری 1938ء میں محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت حضرت بھائی محمود احمد صاحب کے ساتھ ہوا تھا لیکن آپ غانا چلے گئے۔ دس سال بعد واپس آئے اور فروری 1947ء میں شادی ہوئی۔ اس کے دو سال بعد اندرون پاکستان تربیتی دورے کرتے رہے۔ جنوری 1949ء میں دوسری بار غانا روانہ ہوئے۔ اور قریباً سات سال کا عرصہ گزار کر 1954ء میں واپس آئے۔ تیسری دفعہ جنوری 1955ء میں غانا گئے اور قریباً 6 سال کے بعد 30۔ اکتوبر 1961ء کو واپس آئے۔ آپ نے مجموعی طور پر قریباً 23 سال غانا میں گزارے۔

مرکز سلسلہ ربوہ واپسی کے بعد آپ متعدد اہم عہدوں پر مامور رہے۔ 62-2-20 تا 63-4-3 قائمقام نائب وکیل التبشیر رہے۔ اور 63-5-1 سے 69-2-4 تک نائب وکیل التبشیر رہے۔ 12۔ جنوری 1969ء کو آپ کو مجلس تحریک جدید کا رکن مقرر کیا گیا یہ اعزاز آپ کو تا وفات حاصل رہا۔

4۔ جنوری 69ء سے ناظم دار القضاء مقرر ہوئے۔ 1970-4-4 سے 70-10-9 تک اور 77-6-1 سے 77-11-30 تک قائمقام وکیل اعلیٰ رہے۔

82-7-25 سے 85-12-13 تک وکیل التعلیم رہے۔ وفات کے وقت آپ نائب صدر مجلس تحریک جدید کے عہدہ پر متعین تھے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے 1942ء میں آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد

(الفضل یکم اکتوبر 1942ء)

"مولوی نذیر احمد مبشر سیالکوٹی آج کل گولڈ کوسٹ میں کام کر رہے ہیں۔ یہاں گو جماعتیں پہلے سے قائم ہیں۔ مگر وہ اکیلے کئی ہزار کی جماعت کو سنبھالے ہوئے ہیں۔ پھر ان کی قربانی اس لحاظ سے بھی خصوصیت رکھتی ہے کہ وہ آنریری طور پر کام کر رہے ہیں۔ جماعت ان کی کوئی مدد نہیں کرتی۔ وہ بھی سات آٹھ سال سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں سے جدا ہیں۔ بلکہ دعوت الی اللہ پر جانے کی وجہ سے وہ اپنی بیوی کا رخصتانہ بھی نہیں کرا سکے۔"

حضرت مولانا موصوف نہایت درجہ ذوق و شوق کے ساتھ عبادات اور دعائیں کرنے والے روحانی وجود تھے۔ نہایت بے نفس، سادہ اور بے ضرر وجود تھے۔ دفتری کام میں غیر معمولی محنت ان کا طرہ امتیاز تھا۔

آپ نے غانا میں 23 سال کا عرصہ گزارا جس میں آپ نے غانا میں جماعت احمدیہ کو مضبوط ترین بنیادوں پر استوار کر دیا۔

آپ نے اپنی بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم ڈاکٹر نصیر احمد مبشر صاحب حال امریکہ اور مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کے درجات اپنے قرب میں ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔ اور آپ کے لواحقین کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی ہمت دے۔ اور حامی و ناصر ہو۔ آمین

OOO

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قریشی محمود احمد صاحب ابن مکرم قریشی مقبول احمد صاحب دار العلوم جنوبی ربوہ ٹانگ کے فریکچر کی وجہ سے عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ امتہ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد زاہد صاحب قلعہ کالروالا حال محلہ دار الفضل ربوہ 27۔ جنوری سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری مبارک احمد سلیم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کسٹم ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب دار البرکات ربوہ گذشتہ چند ہفتوں سے شدید بیمار ہیں۔ ان کے بائیں جانب فالج کا اٹیک ہوا ہے اور قوما کی حالت میں فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رئیس میر حسن ڈاہری گوٹھ میر حسن ڈاکخانہ باندھی ضلع نوابشاہ مورخہ 96-12-13 کو اچانک وفات پا گئی ہیں سلسلہ کے ساتھ بہت اخلاص تھا آپ محترم عبد الرحمان ڈاہری رئیس باندھی کی ہمشیرہ تھیں پیدائشی احمدی تھیں وفات کے وقت عمر قریباً 72 سال تھی۔ موصوفہ کی تدفین احمدیہ قبرستان باندھی میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے درج ذیل ڈگریوں کے چار سالہ کورسز میں اوپن میرٹ اور خود کفالتی سکیم کے تحت داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) B.Sc کیمیکل انجینئرنگ۔ (2) B.Sc. کیمیکل انجینئرنگ مع پیٹرولیم و گیس ٹیکنالوجی۔

(3) B.Sc. کیمیکل انجینئرنگ مع کیمیکل ٹیکنالوجی

(4) B.Sc. (انجینئرنگ) متالرجیکل و میٹریلز سائنسز۔

تعلیمی قابلیت میں کم از کم F.Sc. پری انجینئرنگ مضامین کے ساتھ لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 100 روپے کے عوض شعبہ کیمیکل انجینئرنگ و ٹیکنالوجی قائد اعظم کیمپس کے دفتر سے 2۔ مارچ 97ء سے دستیاب ہونگے۔ ڈاک کے ذریعہ منگوانے کے لئے 128 روپے کا پوسٹل آرڈر / بینک ڈرافٹ بنام ڈائریکٹر شعبہ ارسال کئے جائیں۔ مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 26 مارچ 97ء ہے۔

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے درج ذیل سپشلائزیشن کے ساتھ کیمیکل انجینئرنگ میں M.Sc. ڈگری کورس پارٹ ٹائم (دو سال) میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) پراسیس انجینئرنگ (2) انڈسٹریل پاپولیشن کنٹرول (3) بایو کیمیکل (4) کمپیوٹر ایڈیڈ ڈیزائن انجینئرنگ۔

فارمز وغیرہ یونیورسٹی سٹور سے دستیاب ہیں۔ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے B.Sc. کیمیکل انجینئرنگ ہونا لازمی ہے۔ درخواست فام جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 مارچ 97ء ہے اور ٹیسٹ و انٹرویو 15۔ مارچ 97ء کو ہونگے۔

○ یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے برائے سیشن 97-96ء کے لئے سیلف فنانس کی اساس پر ہر یونیورسٹی کی پیدا کردہ اضافی نشستوں کے لئے درج ذیل بیچلرز ڈگری کورسز میں داخلہ کے لئے درخواست مطلوب ہیں۔

(1) الیکٹریکل (2) مکینیکل (3) سول (4) کیمیکل (5) میٹالرجیکل (6) پیٹرولیم (7) مائننگ (8) آرکیٹکچر (9) سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13۔ مارچ 97ء ہے۔

○ شیخ زید ہسپتال لاہور میں قائم شدہ شعبہ کمپیوٹر سائنس نے پوسٹ گریجوایٹ کمپیوٹر Based ڈپلومہ برائے ہاسپٹل مینیجمنٹ میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت میں گریجوایٹ DPH/MBBS ہونا لازمی ہے۔ داخلہ 22۔ فروری تا 3۔ مارچ 97ء تک جاری رہے گا۔

(نظارت تعلیم)

اعلان ایوارڈ

○ برطانیہ کی مختلف یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان پر مشتمل کمیٹی (CVCP) نے (OVERSEAS) اوورسیز ریسرچ سٹوڈنٹس ایوارڈ سکیم 1997ء کا اعلان کیا ہے۔ یہ ایوارڈ ان طلبہ کو دیا جائے گا جو برطانیہ میں پوسٹ گرایجویٹ ریسرچ پروگرام میں تعلیم کے خواہش مند ہوں۔ اس ایوارڈ کے لئے چناؤ تعلیمی ریکارڈ اور تحقیق کی طرف میلان دیکھ کر کیا جائے گا۔

اس یوارڈ کے لئے فارم (ORS/1) اس برطانیہ کی یونیورسٹی کو لکھ کر حاصل کئے جا سکتے ہیں جہاں پر داخلہ لینا مطلوب ہو۔ داخلہ ہونے کی صورت میں ہی اس ایوارڈ کے لئے چناؤ ممکن ہو گا۔ برطانیہ کی وہ تمام یونیورسٹیاں جن کے لئے یہ ایوارڈ دیا جا سکے گا ان کی فہرست اور ایڈریس نظارت تعلیم میں مہیا ہیں۔ طلبہ اس سلسلہ میں مضامین کی تفصیل اور دیگر معلومات کے لئے نظارت سے رابطہ کریں۔ مختلف یونیورسٹیوں سے فارم منگوانے کے بعد متعلقہ ادارہ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 28 اپریل 97ء ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں فوری کاروائی کریں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم منصور احمد صاحب بابت ترکہ مکرم عبد القیوم شاد صاحب)

مکرم منصور احمد صاحب حال ساکن نمبر 22/5 محلہ دار البرکات ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبد القیوم شاد صاحب ولد ٹھیکیدار عبد العزیز صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا پلاٹ نمبر 9/13 واقع محلہ دار العلوم غربی ربوہ میں سے ان کا حصہ برقبہ 9 مرلے (کل رقبہ پلاٹ 1 کنال 8 مرلہ 247 مربع فٹ) میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ ڈاکٹر زاہدہ رانی صاحبہ (دختر)
2۔ مکرم عبد الحی صاحب (پسر)
3۔ مکرم منصور احمد صاحب (پسر)
4۔ مکرم عبد السلام صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ : 25 - فروری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 13 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور کی معروف شاہراہ چرچ روڈ پر دن دہاڑے دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے صوبائی سیکرٹری آئی اینڈ سی اسامہ موعود کو قتل کر دیا۔ ان کا ڈرائیور شدید زخمی ہو گیا۔ ملزم واردات کے بعد فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ حملہ آوروں نے کیتھڈرل سکول کے سامنے کار کا راستہ روکا اور کلاشنکوف سے فائر کر دیا۔ اسامہ موعود باریش افسر تھے۔ انہوں نے ایکسائز کا سیکرٹری بننے سے اس لئے معذرت کی تھی کہ یہ محکمہ شراب کے پرمٹ جاری کرتا تھا۔

○ پنجاب بھر میں فرقہ واریت کے خلاف پولیس آپریشن کے دوران درجنوں مذہبی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جھنگ' ڈیرہ غازی خان اور کوٹ ادو میں سپاہ صحابہ اور تحریک جعفریہ کے کارکن پکڑے گئے زیادہ تر افراد کو ایک ماہ کے لئے نظربند کر دیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ فرقہ واریت زہر بن کر پھیل چکی ہے۔ اس سلسلے میں اقدامات کر رہے ہیں دیکھیں گے کہ اسامہ موعود کے قتل میں یہ عنصر شامل ہے یا نہیں۔ وہ میو ہسپتال میں اسامہ موعود کے ڈرائیور کی عیادت کے لئے آئے تھے انہوں نے کہا کہ متوسط طبقے کو ڈبل سواری پر پابندی کی سزا نہیں دے سکتے۔

○ امریکہ نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ وہ پاکستان کی سرحد پر پرتھوی میزائل نصب کرنے سے باز رہے۔ اس سے ہتھیاروں کی نئی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ کشیدگی میں اضافہ ہو گا۔ امریکہ کے علاوہ دیگر مغربی ممالک نے بھی بھارت کو وارننگ دے دی ہے۔ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ بھارت یہ میزائل پاکستان کے خلاف استعمال کرنا چاہتا ہے۔

○ اوکاڑہ اور عارف والا میں ڈاکوؤں نے بس' کوسٹر اور بنک لوٹ کر گارڈ سمیت دو افراد کو قتل کر دیا۔ ٹرانسپورٹروں نے احتجاجاً سڑک بلاک کر دی' سب انسپکٹر کو معطل کر دیا گیا۔ ذیلدار پارک اچھرہ لاہور میں ساس بہو کو ہلاک کر دیا گیا۔ گوجرانوالہ میں ڈاکوؤں نے پھوپھی بھتیجے کو قتل کر کے موٹر سائیکل چھین لی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف کی طرف سے "قرض اتارو ملک سنوارو" مہم کے بنک اکاؤنٹس کا اعلان کر دیا گیا۔ اکاؤنٹ نمبر ایک' دو اور تین' نیشنل بنک' حبیب بنک' یونائیٹڈ بنک اور الائیڈ بنک میں کھولے گئے۔ اکاؤنٹ نمبر1 برائے عطیات اکاؤنٹ نمبر2 قرضہ حسنہ اور اکاؤنٹ نمبر تین قرض برائے منافع ہو گا۔ بیرون ممالک سے وزیر اعظم کی اس مہم کے دوران ایک دن میں 50 لاکھ ڈالر جمع ہو گئے۔

○ داجل پولیس نے ایک عورت کو تشدد سے ہلاک کر دیا۔ بچہ اور کئی مرد زخمی ہو گئے۔ صدر لغاری کے علاقہ میں رات کی تاریکی میں سادہ کپڑوں میں ملبوس پولیس اہلکاروں نے محنت کش کے گھر پر دھاوا بول دیا۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ نواز شریف کی تقریر ان کی پارٹی تحریک انصاف کا ایجنڈا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شکست کے باوجود ہمارے حوصلے بلند ہیں۔ ہم بلدیاتی انتخابات میں بھرپور حصہ لیں گے۔

○ صوبائی سیکرٹری اسامہ موعود اور مذہبی رہنماؤں کی ہلاکت کو ایک ہی سلسلے کی کڑیاں قرار دیا جا رہا ہے۔ سیاسی استحکام دیکھ کر وطن دشمن قوتیں سرگرم عمل ہو گئی ہیں۔

○ صدر مملکت نے وزیر اعظم نواز شریف کے اقدامات کی تائید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے اقدامات ہر حکومت کو کرنے چاہئیں انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کا مستقبل پارلیمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔ محترمہ بینظیر بھٹو کے الزامات پر کوئی تبصرہ کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا۔

○ چین کے آنجہانی لیڈر ڈینگ سیاؤ پنگ کی آخری رسومات ادا کر دی گئیں۔ بیجنگ میں ہزاروں افراد نے سڑکوں پر کھڑے ہو کر اپنے رہنما کو آخری خراج عقیدت ادا کیا۔

○ قومی بزنس مین کنونشن کے انتظامات کو آخری شکل دے دی گئی ہے۔ وزیر اعظم چاروں صوبوں کے 200 سے زائد نمائندوں کے کنونشن کا آج افتتاح کریں گے۔

○ آئی ایم ایف اور پاکستان کے درمیان تعطل کا خطرہ ختم ہو گیا ہے ٹیم اگلے ماہ آئے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ شریف شہری سے زیادتی کرنے والا تھانے دار الٹا لٹکا دیا جائے گا۔ جہاں ظلم ہو گا نواز شریف اور میں خاتمہ کے لئے پہنچ جائیں گے۔ تھانوں میں شہریوں کو رسوا کرنے کا سلسلہ ختم کر دیا جائے گا۔ رشوت خور یا زیادتی کرنے والا افسر فارغ ہو جائے گا۔ انہوں نے موضع بکھیر سنگھ میں خطاب کرتے ہوئے ڈی ایس پی کو معطل کر دیا اور ڈپٹی کمشنر اور ایس پی سے جواب طلبی کی۔ اس جگہ چند روز قبل چار ڈاکوؤں نے ایک خاتون سے زیادتی کے بعد اسے قتل کر دیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے ملزموں کو سات دن کے اندر گرفتار کرنے کی ہدایت کی۔

○ لندن کے اخبار سنڈے ٹائمز نے الزام لگایا ہے کہ آصف زرداری ہیروئن کی سمگلنگ بھی کرتے رہے۔ امریکہ اور برطانیہ کو اس کا علم تھا لیکن پاکستان کے استحکام کے پیش نظر کارروائی نہیں کی۔ برطانوی کسٹم حکام نے زرداری کے منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہونے کی تصدیق کی تھی۔

○ اتوار کے روز تعطیل کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے صدر لغاری سے ملاقات کی۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے اپنی اصلاحات پر عمل نہ کرنے والوں سے سختی سے نبٹنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہدایات کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ پولیس اور انتظامیہ کو دی جانے والی گائیڈ لائن پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے کڑی نظر رکھی جائے گی۔

○ جمعہ کی چھٹی کے خاتمہ کے سوال پر علماء کونسل نے آل پارٹیز کانفرنس بلانے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس اعلان کا مقصد ملک کو دنیائے کفر سے جوڑنا ہے۔ وزیر اعظم کو مذہبی معاملات میں مداخلت سے قبل دینی جماعتوں کو اعتماد میں لینا چاہئے تھا۔

○ وکلاء کی ہڑتال کے باعث وزیر اعظم کے خلاف فوجداری مقدمات کی سماعت نہ ہو سکی۔ یہ مقدمے سابق حکومت کے دور میں بنائے گئے تھے۔

○ قاضی احمد (سندھ) کے قریب ایک گاؤں میں دہشت گردوں نے جے یو آئی کے رہنما مولانا محمد صادق انہڑ کو گھر میں گھس کر قتل کر دیا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے روزانہ صبح نو سے ساڑھے نو تک عوام سے فون پر رابطے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے اس کے تحت پہلے روز انہوں نے 35 فون سنے۔ وہ مختلف مسائل یا تجاویز سنتے رہے اور بعض اہم معاملات پر نوٹس لیتے رہے۔ پی ٹی وی نے مختلف لوگوں کی آواز میں ان کی وزیر اعظم سے گفتگو سنائی۔ فون کرنے والوں میں پیپلز پارٹی کے سابق سیکرٹری اطلاعات قیوم نظامی بھی تھے۔

○ لاہور میں بادامی باغ کے علاقہ داتا نگر میں ڈاکوؤں نے چھ لاکھ لوٹ لئے۔

○ بھارت کے وزیر خارجہ مسٹر آئی کے گجرال نے کہا ہے کہ خدا نے چاہا تو پاک بھارت تعلقات بہتر ہو جائیں گے۔

○ ہائی کورٹ نے بینظیر دور کی سکیم کے تحت 20 ہزار ٹریکٹر درآمد کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

○ انٹیلی جنس بیورو کے سابق سربراہ بریگیڈیئر امتیاز نے کہا ہے کہ میرا ایمان ہے کہ بینظیر بھٹو پاکستان کے لئے سیکیورٹی رسک ہیں۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ بینظیر کے آنسو ضرور رنگ لا کر رہیں گے۔ پیپلز پارٹی متحد ہے۔ غنوی کو استعمال کرنے والوں کا رنگ پیلا پڑنے لگا ہے۔

○ پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق نے کہا ہے کہ جمعہ کی چھٹی کا خاتمہ اسلامی جمہوری نظریات کی نفی ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے پیپلز پارٹی کو نئی قیادت دینے کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کو مجھ جیسے کارکنوں کو اپنا کردار ادا کرنے کے لئے کسی سے سبق لینے کی ضرورت نہیں۔ پارٹی قیادت کے ہاتھوں ذلیل ہونے والے کارکنوں کو دوبارہ جمع کریں گے۔ ہمارے اچھے امیدوار قیادت کے خلاف عوامی نفرت کا شکار ہوئے۔ بینظیر کے فرعونی اثرات سے بچ کر جو حکمران بھی وطن کی تعمیر کرنا چاہے ہم اس کے ساتھ تعاون کریں گے۔

○ افغانستان میں طالبان نے 60 افغان عورتوں کو اسلامی لباس نہ پہننے پر سزا دینے کا حکم دیا ہے۔

○ مولانا اعظم طارق کو پولیس کی حفاظت میں جھنگ پہنچا دیا گیا۔

○ پاکستان میں سابق امریکی سفیر رابرٹ اوکلے نے کہا ہے کہ نواز شریف کے اعلانات پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی حکومت کو بچائیں گے کیونکہ یہ ناکام ہوئی تو انتہائی بنیاد پرستی غلبہ حاصل کرے گی۔

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ہٹ
آفس: 8-6 گیلری نمبر4 ریکس سٹی پلازہ
ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائٹر
ملک عبدالصمد

ربوہ اور گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379